دعوت فکر

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد
0300-6661755

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد
فاعوذبالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم

قارئین کرام! ایک عرصے سے یہ احساس دامن گیر تھا کہ چند اوراق میں اہل سنت و جماعت اور دیگر نوخیز فرقوں میں جو بنیادی اختلافات ہیں، تحریر کر دیئے جائیں تا کہ عوام الناس جو اکثر و بیشتر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو معلوم نہیں کیا اختلافات ہیں۔ دوسرے فرقے جیسے اہل حدیث، دیوبندی، تبلیغی وغیرہ۔ خود کو اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ہم بھی اہل سنت و جماعت ہیں، وہ یہ جان سکیں کہ صحیح عقیدہ کیا ہے تا کہ وہ اسی سادگی میں بدعقیدگی کا شکار ہو کر اللہ کے محبوب ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے فرقہ میں شامل نہ ہو جائیں اور اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے دشمن نہ بن جائیں۔ ان فرقوں کی منتہائے تبلیغ صرف گستاخی رسول ﷺ، صحابہ اور اولیاء کرام سے دشمنی کرنا ہے اور اسی کا نام تبلیغ اسلام رکھا ہے۔

ان اختلافات کی بنیاد رکھنے والے مولوی محمد اسمٰعیل ہیں جو دہلی میں پیدا ہوئے۔ جنہوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب ''التوحید'' کا ترجمہ وخلاصہ اردو زبان میں کیا اور اسے تقویۃ الایمان کے نام سے شائع کیا۔ اسی کتاب کے باعث مولوی صاحب سرحد کے غیور اور پکے سچے مسلمان پٹھانوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

مولوی اسمٰعیل نے اپنے غلط عقائد مسلمانوں پر زبردستی ٹھونسنے کے لئے واضح پروگرام مرتب کیا۔ ظاہر ہے اس مقصد کے لئے وہ مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم یعنی ہندوؤں کو ہی استعمال کر سکتے تھے لہذا دیوبندی مولویوں کی مشہور کتب ارواح ثلاثہ اور حیات طیبہ کے مطابق مولوی اسمٰعیل دہلوی کے مشیر خاص ہیرا لال اور توپچی راجہ رام دو ہندو تھے۔ جن کی تدبیر و مشورہ سے پہلا معرکہ یاغستان کے مسلمان حاکم یار محمد خان سے ہوا۔ بالآخر مولوی صاحب نے سرحد کے مسلمان غیور پٹھانوں سے طبع آزمائی فرمائی اور انہی کے ہاتھوں بالاکوٹ کے مقام پر تہ و تیغ ہوئے مگر مشہور کیا کہ سکھوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ بھلا سکھوں سے مولوی صاحب کی کیا دشمنی تھی اور اگر ایسا ہوتا بھی تو یقیناً پنجاب میں سکھوں کے کسی شہر میں معرکہ ہوتا۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ماننے والے دو فرقے ہیں۔ ایک وہ جو ائمہ دین کی تقلید کا انکار کر کے وہابی یا غیر مقلد کہلائے۔ دوسرا وہ فرقہ جس نے سوچا کہ اس طرح مسلمان ان کے قریب نہ آئیں گے اور نفرت کریں گے لہذا وہ حنفیت کا لبادہ اوڑھ کر سامنے آئے اور بالکل حنفی سنی مسلمانوں کی طرح نماز، روزہ ادا کرتے ہیں۔ یہ حضرات دیوبندی کہلائے۔ مگر عقیدہ میں دونوں فرقے بالکل ایک ہیں۔ اعمال میں مصلحتاً کچھ ظاہری اختلاف اس لئے رکھا ہے تا کہ لوگ قریب آئیں۔ ان دونوں فرقوں میں دیوبندی زیادہ خطرناک ہیں۔ کیونکہ عام مسلمان ان کو جان نہیں سکتا۔ دیوبندی علماء نے اپنی کتب میں نبی اکرم ﷺ کی شان مبارکہ میں نہایت گستاخانہ اور توہین آمیز عبارات لکھیں ہیں۔ جن کو پڑھ کر مسلمانوں کے دل پھٹ جاتے ہیں اور ایسی عبارات سے دلی نفرت کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ دیوبندیوں کی ہی دوسری شاخ تبلیغی

جماعت ہے جس کا واحد مشن غیر مسلم میں تبلیغ کا نہیں بلکہ مسلمانوں کو ہی ورغلا کر تفرقہ بازی کو ہوا دینا ہے اور سنی مسلمانوں کو مشرک، بدعتی کہنا اور ان کو وہابی، بدعقیدہ بنانا ہے اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلانا ہے۔

عقیدہ

دراصل عقیدہ عمل صالح میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر عقیدہ صحیح نہیں تو عمل صالح (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) اکارت جاتے ہیں جن کا اجر وثواب کچھ نہیں ملتا۔ ایسے نوخیز فرقوں یعنی بدعقیدہ لوگوں کی صحبت ایمان کو پارہ پارہ کردیتی ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت یاایھا الذین امنو اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین میں بھی ارشاد ہے کہ نیک لوگوں کے پاس بیٹھو، بدعقیدہ کے پاس مت بیٹھو۔

پاکستان معرض وجود میں آنے سے پیشتر عیسائی ہمیشہ اس کوشش میں مصروف رہے علماء ربانی واولیاء کرام جن کے دم قدم کی برکت سے اسلام کی سچی محبت اور صحیح تعلیم ہم تک پہنچی اور پہنچ رہی ہے اور جذبہ جہاد موجود ہے، عام مسلمانوں کو ان سے بدظن کردیا جائے اور جب ان سچے مبلغین اسلام سے ہی یقین اٹھ جائے گا تو صداقت اسلام مشتبہ ہوجائے گی۔ اس طرح جذبہ جہاد بھی آہستہ آہستہ ختم ہوتا جائے گا۔

محبوب کریم ﷺ کی محبت کا نام ایمان ہے اور اسی محبت کی بناء پر جذبہ جہاد موجود ہے۔ جس کے دل میں محبت مصطفیٰ، مقام مصطفیٰ، شانِ مصطفیٰ ﷺ موجود نہیں وہ جہاد کیسے کرسکے گا۔ اسی لئے اللہ کے محبوب کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کرتے رہے اور کررہے ہیں۔

ایک پادری سے پوچھا گیا کہ انگریزوں کے دور حکومت میں آپ کی عیسائی مشنریوں نے کتنے مسلمانوں کو عیسائی بنایا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم کو اس میں خاصی کامیابی تو حاصل نہ ہوسکی، البتہ ہم نے بہت سے مسلمانوں کو مسلمان بھی نہیں رہنے دیا۔ یعنی انہیں اسلام کے متعلق شکوک وشبہات میں مبتلا کردیا ہے۔

یہ سازش جو اسلام کے خلاف عیسائیوں نے شروع کی تھی آج کل کے ماڈرن عقائد کے علماء سوء اس کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اس کی مثال اس طرح سمجھ لیں کہ اگر اہل سنت وجماعت نبی کریم، رؤف الرحیم ﷺ کے کسی صفت حمیدہ (تصرف وامداد علم غیب وغیرہ) کو قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت کرتے ہیں تو تبلیغی، وہابی، دیوبندی جماعت ایسے اوصاف حمیدہ کے ماننے والوں کو تحریراً مشرک کہہ دیتے ہیں۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات کی جاتی ہے تو ایک دوسرا فرقہ ان کو غاصب کہہ دیتا ہے۔ اگر اہل سنت امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتے ہیں تو دیوبندی وہابی وغیرہ کہتے ہیں کہ وہ تو اقتدار کی جنگ لڑ رہے تھے اور یزید حق پر تھا اور اس پر رحمۃ اللہ علیہ بھی کہتے ہیں (نعوذ باللہ)۔

علی ہذا القیاس اس طرح ماڈرن علماء کے بنائے ہوئے ماڈرن فرقوں نے سچے اسلام کی صداقت کو غیر مسلم کے سامنے مشتبہ کردیا ہے حالانکہ اسلام ایک عالمگیر صادق ومصدوق مذہب تھا۔ جس کو فرقہ پرستی نے اس کی تبلیغ محدود دائرہ کے اندر کردی ہے۔ اللہ کے محبوب ﷺ تو تمام جہانوں کے لئے رسول اور

رحمت ورحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ کسی ایک فرقہ قوم اور ملک کے لئے نہیں۔ یہ بات اور بھی حیران کن ہے کہ جو ان کا خود ساختہ اسلام ہے۔ اس کو حقیقی اسلام سمجھ کر تبلیغ میں سرگرم ہیں اور اجر وثواب کے عہدیدار بھی ہیں۔ حالانکہ ایسے فرقے جو چودھویں صدی کی پیدائش ہیں۔ ان کا تیرہ صدیاں پہلے نام و نشان نہ تھا۔ ان کا اسلام سے دور کا واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسی تبلیغ کا کوئی اجر وثواب بلکہ ایک نیا فرقہ بنانے میں عذاب ہی ہے بلا شک امت محمدیہ میں تہتر فرقے ہوں گے اور مخبر صادق ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک فرقہ اہل سنت و جماعت ہی نجات یافتہ ہوگا جو سلسلہ وار دین کو پیچھے والوں سے لے کر آنے والوں کو پہنچا رہا ہے۔ باقی سب جہنمی۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

تمہید

محترم قارئین کرام! توجہ فرمائیں۔ واذقلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکفرین یعنی جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اکڑ گیا اور انکار کر گیا اور کافر ہو گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور آپ کو سجدہ کرنے کا واقعہ مفسرین کرام نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے فرشتے اور جنات موجود تھے۔ جنات بیت اللہ شریف کے قریب حدود حرم کے اندر ہی آباد تھے۔ شیطان جنات میں سے ہی تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتا تھا۔ لا الہ الا اللہ کہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت چپہ چپہ زمین پر اتنی کی کہ مقبول بارگاہ الٰہی ہو گیا۔ چونکہ یہ بہت بڑا موحد اور توحید پرست تھا اور کثرت عبادت وریاضت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس کو عرش پر بلا کر معلم الملائکہ بنا دیا (فرشتوں کا استاد) عرش پر بھی عبادات میں مشغول رہا۔ اب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا وقت آیا، مٹی لی گئی، ڈھانچہ تیار کیا گیا، اللہ قادر وکریم نے اپنی روح اس میں پھونکی ونفخت فیہ من روحی حضرت آدم علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے شیطان اور فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ جیسا کہ متذکرہ آیت سے واضح ہے۔ انکار کر گیا اور اکڑ گیا۔ جب شیطان سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ تو اس نے یہ دلیل اللہ کی بارگاہ میں پیش کی کہ حضرت آدم علیہ السلام تو مٹی سے بنائے گئے ہیں اور میں آگ سے بنایا گیا ہوں۔ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین (پارہ ۲۳)۔ اس لئے میں نے سجدہ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں اس کی مواحدانیت، عبادات، سجدے، نمازیں ضائع کر دیں اور لعنتی قرار دیا۔ شیطان کا جواب جو اس نے اللہ تعالیٰ کو دیا اس پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان نے یہ کہہ کر کہ میں آگ سے بنا ہوں اور حضرت آدم علیہ السلام تو مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ حضرت آدم علیہ

السلام کی توہین (گستاخی) کر دی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا نائب (خلیفہ) بنایا تھا اور سجدہ کرنے کا حکم بھی اسی کا تھا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کو گوارا نہ کیا۔ نتیجتاً شیطان کی عبادات سجدے جو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا رہا' مٹا کر رکھ دیئے اور لعنت کا طوق گلے میں ڈال دیا۔ شیطان کو اپنے مواحد ہونے پر نمازوں پر سجدوں پر فخر تھا (جیسے آج کل کے علماء سوء اور ان کے پیروکاروں کو ہے) اور اس کا یہ خیال بھی تھا کہ میں نے غیر اللہ کو بھی سجدہ نہیں کیا مجھے کچھ ثواب ملے گا' مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کے لقب سے پکارنے کا حکم دیا اور اس کی صحبت سے بچنے کا بھی حکم دیا۔

یہ بات روز روشن کی طرح پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ شیطان نے توحید کے پس پردہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کی تو بارگاہ الٰہی سے راندہ گیا۔ اس طرح جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کو تو ایک جانے' نمازیں بھی پڑھے' روزے بھی رکھے' حج بھی کرے' صدقہ و خیرات اور دیگر عمل صالح بھی کرے مگر نبی کریم ﷺ کی شان میں ذرا بھر بھی گستاخی کرے تو وہ بھی شیطان کا بھائی ہے۔ اس لئے کہ سب سے پہلے اللہ کے خلیفہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین شیطان ہی نے کی تھی۔ قیامت تک نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی توہین کرنے والوں کا حشر بھی شیطان ہی کے ساتھ ہوگا اور قرآن نے انہی کو حزب الشیطان (شیطانی گروہ) کہا ہے' یہ توحید شیطانی توحید ہے۔

ایک مسلمان کلمہ بھی پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے مگر اس کے رسول وحبیب ﷺ کی شان میں گستاخی کرے' یہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ ایسے مسلمانوں کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ سارے کا سارا قرآن تو محبوب دوجہاں ﷺ کا خلق ہے اور آپ کی شان بیان کرتا ہے' مگر ان فرقوں کی منتہائے تبلیغ گستاخی رسول ﷺ ہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک دو واقعات قرآن کی زبان سے ملاحظہ ہوں۔

محبوب ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت

من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی شان بیان کی۔ جو چاہتا ہے میری (اللہ تعالی) اطاعت کرے وہ میرے محبوب ﷺ کی اطاعت کرے۔ محبوب کی اطاعت میری (اللہ تعالیٰ) ہی کی اطاعت ہے اور وہ محبوب جس کی شان میں قرآن عظیم یہ گواہی دے وما ینطق عن الاھوی ان ھو الا وحی یوحی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب کی زبان سے جو بھی بات نکلتی ہے وہ میری ہی بات ہے۔ سبحان اللہ کیسی شان محبوبی ہے۔

خود حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ من رانی فقد رای الحق جو اللہ قادر و کریم و رحیم کو دیکھنا چاہتا ہے وہ مجھے دیکھ لے۔ میرا دیکھنا اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ہے تو ایسے محبوب جس کی شان اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان فرمائے اس کی شان میں گستاخی اللہ تعالیٰ کو کیونکر گوارا ہوگی۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اے محبوب (ﷺ) اپنی قیامت تک آنے

والی امت کو میرا یہ پیغام سنا دو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے (اللہ سے) محبت کرنا چاہتا ہے تو وہ آپ کی (رسول اللہ) فرمانبرداری کا وسیلہ اختیار کرے۔ اگر وہ فرمانبرداری میں کامیاب ہو گیا تو پھر میں (اللہ) اس شخص سے محبت کروں گا۔ آپ کی فرمانبرداری کے ذریعے سے ہی اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہی اللہ کا گناہوں کی معافی کا پسندیدہ طریقہ ہے۔

ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمومنین۔ یخدعون اللہ والذین امنو وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں' وہ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں' فی الحقیقت وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں۔ متذکرہ آیت مبارکہ میں منافقین کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ منافق لوگ زبانی اقرار اور قلبی انکار کے ذریعہ یہ خیال کیئے ہوئے تھے کہ ہم خدا اور اہل ایمان سے اپنی حقیقی فکر اور باطنی حالت چھپا کر انہیں فریب اور غلط فہمی میں مبتلا کر رہے ہیں حالانکہ یہ ان کی خود فریبی اور ناسمجھی تھی۔ یہاں منافقین کا دھوکہ ذات خداوندی سے نہ تھا بلکہ یہ تو وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ہم اپنی باطنی حالت خدا سے چھپا سکتے ہیں۔ ان کی دھوکہ دہی کی کوشش درحقیقت محبوب کریم ﷺ کی نسبت تھی۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ محبوب دو جہاں ﷺ کی اطاعت و غلامی خدا کی اطاعت و غلامی ہے۔ محبوب کائنات ﷺ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ محبوب کریم ﷺ کا دیکھنا خدا کا دیکھنا ہے۔ محبوب دو جہاں ﷺ کی زبان پاک سے نکلنے والی بات اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ اسی طرح یہاں بھی یخدعون اللہ وہ اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں' سے بھی واضح ہے کہ اللہ کے محبوب کو دھوکہ دینا اللہ کو دھوکہ دینا ہے۔ لہٰذا جان کائنات ﷺ کی شان اقدس میں معمولی سا سوء ظن اور ادنیٰ سی گستاخی یا بے ادبی بھی خود شان خداوندی میں بے ادبی و گستاخی ہے جو لوگ محبوب کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے اور اللہ کو نمازیں پڑھ کر زکوٰۃ و خیرات اور حج کر کے خوش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا حال منافقین کا سا ہے' وہ اللہ اور رسول ﷺ اور اہل ایمان کو تو کسی قسم کے دھوکے میں مبتلا نہیں کر سکتے' البتہ غلط خیال سے خود کو دھوکے میں رکھے ہوئے ہیں اور عامۃ الناس کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

جو محبوب اپنے کی کم شان سمجھے
اور اوصاف میں اس کے نقصان سمجھے
وہ فاسق ہے عاشق نہیں ہے کسی کا
وہ جھوٹا ہے دعویٰ محبت کا جھوٹا

اطاعت محبوب ﷺ کا صحیح طریقہ

یہ بات بھی ذہن نشین کرنی چاہیے کہ اتباع بغیر محبت اور عشق کے نہیں ہوتی اور محبت بغیر عقیدت اور ادب کے نہیں اور جہاں عقیدت ہو' وہاں تنقیص (نقص نکالنا) نہیں ہوتی اس لئے جو گستاخ ہو وہ اتباع

نہیں کرسکتا کیونکہ گستاخوں کی اپنی نماز مقبول نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی بھی نہیں ہوتی۔ تفصیل آگے آئے گی۔ گستاخی کے چند واقعات نمونہ کے طور پر آگے دیئے جارہے ہیں تا کہ پتہ چل جائے کہ چودھویں صدی کے نوخیز فرقے تبلیغی دیوبندی' وہابی وغیرہ کس فریب کاری سے سادہ لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ کلام پاک اٹھا کر دیکھیں تو بھی معلوم ہوگا کہ جب بھی کسی قوم پر عذاب آیا وہ اسی صورت میں آیا کہ اس قوم نے اپنے نبی و رسول۔۔۔۔ کی توہین و گستاخی کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے واقعہ پر غور کریں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان قوموں کی تباہی و بربادی کا باعث ہی توہین و گستاخی رسول ہی تھا۔

فتویٰ رشید احمد گنگوہی گستاخی رسول ﷺ پر

اب ملاحظہ ہو دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ جو انہوں نے اپنی کتاب لطائف رشیدیہ صفحہ ۱۲۲ پر لکھا ہے۔ ''جو الفاظ موہم تحقیر حضور رسالت مآب ﷺ ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو' مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہوجاتا ہے''۔

تبلیغی جماعت کی گستاخیاں

اب اسی تبلیغی دیوبندی جماعت کی گستاخیاں ملاحظہ ہوں اور فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ اللہ کے محبوب کی توہین کرنے والے اور اولیاء کرام کے بے ادب کون ہیں؟ مولوی محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت' اپنی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے اپنے دل کی بات کہہ گئے جو مولوی صاحب کے محبوب کبریاء ﷺ سے بغض کی منہ بولتی تصویر ہے۔ دراصل ان کے دل میں محبوب ﷺ اور اسلام سے اس قدر حسد وعناد ہے کہ ان کے ایمان کا نام لینا اسلام سے فرمانبرداری کا دم بھرنا نمازیں پڑھنا اور دیگر فرائض دینی کی ظاہر ادائیگی کا اہتمام کرنا سب جھوٹ اور منافقت ہے۔ اصلی عبارت ملاحظہ ہو۔ ''اگر حق تعالیٰ کسی کام کر لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے'' (مکاتب شاہ محمد الیاس صفحہ ۱۰۷ بانی تبلیغی جماعت)۔

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے (نعوذ باللہ من ذالک) کہ محبوب کبریاء ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے۔ یہ کس قدر گستاخی ہے کہ آقا ﷺ کا علم غلاموں سے کم ہے۔

ملک الموت کا اور شیطان کا تو جانیں
وہی علم لیکن نبی کو نہ مانیں
غلاموں کے علموں سے آقا کا کمتر
یہ ایمان ہے کفر کافر سے بدتر

کس قدر افسوس ہے کہ ایسا عقیدہ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یعنی ان کی منافقت ہے کہ زبان سے کچھ اور تحریر سے کچھ اور اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ ''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نفوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا علم ماننے والا مشرک ہے۔ (رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)۔

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ جو بعض غیبوں کا علم محبوب کریم ﷺ کو حاصل ہے ان میں محبوب دو جہاں ﷺ کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے ہر پاگل بلکہ تمام چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ محبوب کائنات ﷺ کے علم غیب پر قران گواہ ہے۔ سورہ جن اور آل عمران وسوۃ بقرہ ملاحظہ ہو۔ یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ قرآن عظیم کی ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا انکار کفر ہے۔

نبی غیب کی ہے خبر دینے والا
اسے علم دیتا ہے خود حق تعالیٰ
ومـــا یـــنـــطـــق والی آیت پیاری
علوم نبی پر شہادت ہے بھاری
نبی غیب جانے تو توحید ٹوٹے
وہی جانے شیطان نہ نکسیر پھوٹے

دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔ ''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید، عمر بلکہ ہر صبی بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے'' (حفظ الایمان صفحہ ۸ از مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)۔ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے۔ اس لفظ کو کسی تادیل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۲۱۱)۔ تبلیغی وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے جیسا کہ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۵۷ پر لکھا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو العیاذ باللہ۔ ''یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔

غور فرمائیں کہ ایسا عقیدہ رکھتے ہوئے کس نبی کے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں؟ یاد رکھو جو دین زندہ ہے وہ نبی جس کا یہ دین ہے وہ بھی زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ جو اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ ایمان سے خالی ہے۔ چاہے کتنا ہی زاہد، عابد عالم نظر آئے۔ مندرجہ بالا تبلیغی جماعت دیوبندی حضرات کے عقیدہ کی بناء پر آج ایک غیر مسلم کو جرأت ہوئی کہ وہ سچے مذہب اسلام کے خلاف لب کشائی کر سکیں اور ان کی گستاخانہ تحریروں کو سامنے رکھ کر سیالکوٹ کے ایک پادری ولیم مسیح نے ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا۔

پادری ولیم مسیح کا تبلیغیوں کو چیلنج

مسلمانو! جواب دو

دراصل اس کا جواب تو تبلیغی جماعت ہی دے جن کا یہ عقیدہ ہے اور ان کے ہی مولویوں کی کتب کے حوالہ جات ہیں۔ بدقسمتی سے ایسے فرقے اسلام میں جنم لے چکے ہیں جن کا مقصد صرف گستاخی رسول ﷺ ہی ہے اور کچھ نہیں۔ اصلاح کے پردہ میں فساد توحید کے پردہ میں توہین رسالت ہی ہے۔

دیوبندی وہابی مکتب فکر کے علماء کو بدین الفاظ میں چیلنج کیا ہے کہ تمہارے علماء مولوی اسمٰعیل دہلوی اور مولوی اشرف علی تھانوی اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں۔ ''محمد صاحب مرکر مٹی میں ملنے والے ہیں'' (کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲)۔ ''محمد کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا'' (کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)۔ ''محمد جیسا علم زید' بکر' بچوں' پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے'' (حفظ الایمان صفحہ ۸)۔

تو ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے عیسیٰ مسیح کا کلمہ پڑھو۔ کیونکہ تمہارے مسلمانوں کے قرآن سے ثابت ہے کہ

☆ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ مسیح آسمانوں میں زندہ موجود ہیں۔
☆ ہمارے نبی عیسیٰ مسیح اندھوں کو بینائی بخشتے' کوڑھوں کو تندرستی' مردوں کو زندہ کرتے تھے۔
☆ ہمارے نبی عیسیٰ مسیح نے اپنی ماں کی گود میں اپنے نبی ہونے کا اور کتاب ملنے کا بتایا اور اپنی ماں کی پاکدامنی کا اعلان فرمایا۔
☆ اور ہمارے نبی عیسیٰ مسیح ہر پوشیدہ بات کا علم رکھتے تھے۔

اس لئے آؤ اے مسلمانو! ہمارے نبی عیسیٰ مسیح کا کلمہ پڑھو۔ جو زندہ با اختیار اور علم والے ہیں ورنہ مردہ بے اختیار بے علم نبی پر تمہارا ایمان رکھنا بے سود ہے اور تم کافر ہی رہو گے۔ (منجانب ولیم مسیح سیالکوٹ)۔

تبلیغی جماعت دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ محبوب کریم ﷺ کو اردو زبان دیوبندی مولویوں نے سکھائی۔ حالانکہ یاد رہے کہ محبوب کبریاء ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں جو بھی حاضر ہوتا آپ اسی کو اپنی زبان میں تبلیغ کرتے۔ آپ ہر امتی کی زبان کو سمجھتے اور آج بھی محبوب ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہونے والے اپنی اپنی زبانوں میں (جن کی تعداد خدا ہی جانتا ہے) ہی التجا کرتے ہیں۔ سورۃ نمل میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کئی میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز بھی سنی اور سمجھا کہ کیا کہہ رہی ہے اور تبسم فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی چیونٹی کی زبان تبلیغی دیوبندی مولویوں نے ہی سکھائی ہوگی العیاذ باللہ۔ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔ ''مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ نے عربی میں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی''۔

قابل توجہ

مسلمانو! یہ کس قدر گستاخی ہے۔ بے ادبی اور بغض رکھنے والا کافر ہی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی پسند نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کی خاک پا کی شان کو کوئی ولی، غوث، قطب، ابدال، اوتاد بھی نہیں پہنچ سکتا۔ نبی کی آواز سے اونچی آواز نکالے یہ بھی توہین و گستاخی ہے۔ اس سے سب نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ اور دیگر عمل صالح سب ضائع حتیٰ کہ صحابیت بھی ختم ہو جاتی ہے تو قابل غور وفکر کی یہ بات ہے کہ اس قسم کی گستاخیوں کے باوجود کسی نبی کے دین کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ سارا قرآن تو اللہ کے محبوب ﷺ کی شان بیان کرے اور تو گستاخوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوائے اور پھر دعویٰ مسلمانی، حیف ہے ایسی عقل و دانش پر۔ تیرا علم تجھے بجائے نفع کے نقصان دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے علم نافع کی دعا کیا کرتا کہ تجھے صحیح دین کی سمجھ آ جائے۔

رحمت دو جہاں ﷺ کی شان بڑے بھائی کے برابر کہنے والے بھی یہی دیوبندی وہابی ہیں۔ لہذا مولوی محمد اسمٰعیل اپنی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں۔ ''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ انبیاء، اولیاء امام زادے، پیر، شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز ہمارے بھائی''۔

تبلیغیوں، دیوبندیوں، وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ یارسول اللہ ﷺ کہنے والا بدعتی اور گنہ گار ہے۔ رائے ونڈ جہاں تبلیغیوں کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ چند سال قبل یارسول اللہ کا نعرہ لگانے والے کو شہید کر دیا تھا اور اسی طرح بادشاہی مسجد میں ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء کو نعرہ رسالت کے جواب میں مردہ باد کہا گیا۔

تبلیغی جماعت نے جتنی مساجد پر قبضہ کیا ہے سب سے پہلے کام جو انہوں نے کیا وہ یارسول اللہ کے اسم پاک کو مٹایا اور وہ اہل سنت جو تبلیغی جماعت میں شامل ہوئے انہوں نے بھی اپنے مکانوں اور دکانوں پر سے اسی عظمت اور عزت والے رسول ﷺ کے اسم گرامی کو مٹایا اور پھر بھی دعوی مسلمانی۔ لوگوں میں تاثر یہ پھیلایا جاتا ہے کہ رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں غوث، قطب، ولی آتے ہیں۔ یہ ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ جو جماعت گستاخ رسول ﷺ اور اولیاء عظام کی بے ادب ہو۔ اس میں ولی نہیں ہو سکتے۔ ولی صرف جماعت اہل سنت و جماعت جس میں:

☆ حضرت سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ
☆ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ
☆ حضرت امیر ملت وثانی شاہ جماعت علی رحمتہ اللہ علیہ
☆ حضرت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ
☆ حضرت سید مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ شامل ہیں۔

یارسول اللہ اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے والے ہی اہل سنت و جماعت ہیں۔ اس کے مخالف ایمان سے خالی، وہابی، تبلیغی ہی ہو سکتے ہیں۔

اب ملاحظہ ہو رسالہ الحدیث امرتسر کی عبارت الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے والا بدعتی اور گنہگار ہے (الحدیث امرتسر ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۵ صفحہ ۱۲)۔ ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲)۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی سے کسی نے سوال کیا کہ یارسول اللہ پکارنا جائز ہے یا نہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ کہنا ناجائز ہے اصلی عبارت فتاوی رشیدیہ صفحہ ۶۷ اپر ملاحظہ ہو۔

سوال یارسول اللہ دور سے یا نزدیک قبر شریف سے پکارنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول کریم ﷺ کا خیال مبارک تعظیم کے ساتھ لانا' زنا کاری' رنڈی بازی اور بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اوران ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ کے خیال سے نماز بھی باطل ہوگی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

''زنا کے وسوسے سے بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ لے جاتی ہے''۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ باربار میلاد شریف کرنا کنہیا کے جنم کی مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ فرضی خرافات' بری حرکت' قابل ملامت اور فسق وحرام ہے چنانچہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ومولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔

''یہ ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے۔ کہ نقل شہادت کے اہل بیت ہر سال مناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم وحرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں۔ ان کی یہاں کوئی قید نہیں۔ جب چاہیں یہ خرافات فرضی مناتے ہیں'' (براہین قاطعہ صفحہ ۴۸)۔

دیوبندی مزارات کے مجاور

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یارسول اللہ ﷺ' یاغوث' یاخواجہ غریب نواز' یاحسین اور یاعلی کہتے ہیں یا ان کی منتیں مانتے ہیں۔ نذر ونیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابوجہل کے برابر مشرک ہیں۔ چنانچہ دیوبندی مذہب کے مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں۔ ''یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر ونیاز

کرنی اور ان کو اپنا وکیل یا سفارشی سمجھنا یہی ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے۔ سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں"۔

غور فرمائیں کہ تبلیغیوں دیوبندیوں کے اس عقیدے کی بناء پر نیاز امام حسین' خواجہ غریب نواز' داتا گنج بخش اور دیگر مزارات اولیاء اللہ کے صدقات' چڑھاوے' نذر و نیاز سب شرک ہوئے اور اس پر راضی رہنے والے اور چڑھاوے کھانے والے سب مشرک بلکہ شرک میں ابو جہل کے برابر ہوئے۔ لیکن آج کل یہی تبلیغی دیوبندی اوقاف کے مزارات کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور خوب مزے اڑاتے ہیں یہی ان کے ظاہر و باطن میں فرق ہے۔ اسی کو منافقت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی منافقت سے بچائے آمین۔

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر شہادت صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے۔ ان کی نیاز کا شربت' دودھ اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے۔ ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہندوؤں کے تہوار ہولی' دیوالی کی پوریاں' کچوریاں کھانا جائز ہے۔ چنانچہ تبلیغیوں کے امام رشید احمد گنگوہی فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۲۰ پر لکھتے ہیں۔

"محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرانا اگرچہ بروایت صحیح ہو۔ سبیل لگانا' شربت پلانا' چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا نادرست اور تشبیہہ روافض کی وجہ سے حرام ہے"۔

ایک سوال کے جواب میں کہ آیا ہندو تہوار یا ہولی' دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا کھانا (استاذ' حاکم یا نوکر مسلمان کو) درست ہے یا نہیں۔ مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۲۱ پر جواب لکھتے ہیں کہ ان چیزوں کا کھانا درست ہے۔

یہ تھے چند نمونے گستاخیوں کے ان تبلیغی دیوبندی' وہابیوں کے جو اوپر بیان ہوئے مکمل گستاخیوں کے لئے کتاب دیوبندی مذہب' زلزلہ دیوبندی' بریلوی فرق وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ دراصل جب محبوب کبریاء ﷺ سے حسد و عداوت اور منافقت سے جڑ پکڑتی ہیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ فزادھم اللہ مرضا تو ان کا علاج وعظ و نصیحت اور مطالعہ کتب سے نہیں بلکہ اہل نظر کی نظر سے ہی ممکن ہے۔ بقول اقبال۔

تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

جو لوگ اپنی باطنی امراض کی اصلاح کے لئے بارگاہ محبوب کریم ﷺ میں توجہ سے آئے ان کے قلب و باطن کو وہ عصمت و صفائی اور نورانیت ملی کہ وہ آگے بھی ہزاروں بیماروں کو زندگی بخشتے رہے اور تا قیامت نورانیت تقسیم ہوتی رہے گی۔ جب دل میں ذات نبوی ﷺ کی نسبت اس قدر بغض' حسد و عداوت کارفرما ہو تو ان کے ایمان اسلام سے وفاداری' نمازیں پڑھنا اور دیگر دینی فرائض کی ظاہری ادائیگی کا اہتمام کرنا سب منافقت میں شمار ہے۔ دراصل اصلاح کے پردے میں مسلمانوں کو وہابی بنانے کا طریقہ نیا اختیار کیا ہے۔ کبھی ہندوؤں نے اپنے کرشن کی سکھوں نے اپنے گورو کی۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور دیگر قوموں نے اپنے بزرگ رہبر کی توہین نہیں کی۔ اگر کی ہے تو مسلمانوں میں تبلیغی دیوبندی وہابیوں

نے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائے۔ اس جماعت کا سربراہ مولوی محمد الیاس دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرید مولوی اشرف علی تھانوی کا بہت عقیدت منداور مولوی محمود الحسن دیوبندی کا شاگرد ہے۔ اس جماعت کی تبلیغ نہ تو سینما گھروں میں نہ کافروں کیلئے، نہ امام باڑوں اور نہ ہی اہل حدیث کی مسجدوں میں ان کی تبلیغ تو صرف اہل سنت و جماعت کے نمازیوں اور مسجدوں تک ہی محدود ہے اس لئے کہ ان کا پروگرام صرف اہل سنت کو ہی وہابی بنانے کا ہے۔

یہ تو تھے عقائد اکابر دیوبند مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی، مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اور محمود الحسن دیوبندی اور ان کی تبلیغی جماعت کے جو اوپر بیان ہوئے۔ اب ملاحظہ ہوں عقائد حضرت حاجی امدا اللہ مہاجر مکی چشتی کے جو ان چاروں دیوبندی مولویوں کے پیرومرشد تھے۔

عقائد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چشتی پیرومرشد تبلیغی دیوبندی جماعت

دلائل تو بے شمار دیئے جا سکتے ہیں، کتابیں بھری پڑی ہیں۔ حاجی صاحب کے عقائد صرف اس لئے پیش کیئے جا رہے ہیں کہ یہ تبلیغی جماعت والے ان کے ماننے والے ہیں اور ان کو بزرگ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اب جو اپنے بزرگوں کو بھی نہ مانے یا عقیدہ ان کے خلاف رکھے تو اس کا کیا علاج ہے؟

حاجی صاحب کا سلسلہ طریقت اس طرح ہے کہ آپ کے پیرومرشد کا نام جیوشاہ نور محمد جھنجانوی تھا یہ سلسلہ وار شیخ فریدالدین گنج شکر اور خواجہ معین الدین چشتی سے ہوتا ہوا خواجہ حسن بصری اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوتا ہوا سیدالمرسلین احمد مجتبیٰ ﷺ تک پہنچ جاتا ہے یعنی حاجی صاحب نے دین اپنے پیرومرشد سے سیکھا اور انہوں نے اپنے پیرومرشد سے سیکھا حتی کہ نبی پاک ﷺ کا دین حاجی صاحب امدا اللہ تک پہنچ گیا اور اس لئے حاجی صاحب کے عقائد اہل سنت و جماعت کے عقائد ہی ہیں۔ اگر متذکرہ دیوبندی مولوی جن کو حاجی صاحب نے خلافتیں بھی دی تھیں اور پیری مریدی بھی چمکاتے رہے۔ اپنے پیرومرشد کے عقیدہ سے نہ ہٹ جاتے اور عقائد وہابیہ کے شکار نہ ہوتے تو یہ تبلیغی جماعت دیوبندی وغیرہ ایک نیا فرقہ نہ بنتا۔ صحیح فرقہ وہی ہے جو اپنے پیچھے والوں سے دین لے کر اگلوں کو دیتا چلا آرہا ہو اور یہی اہل سنت و جماعت ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ حاجی صاحب اس زمانہ میں ہوئے ہیں جبکہ مدرسہ دیوبند کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

تبلیغیوں کے نزدیک الصلوٰۃ والسلام یارسول اللہ پڑھنے والا بدعتی اور گنہگار ہے (اس کی تفصیل آپ گذشتہ صفحات پر پڑھ چکے ہیں) اب حضرت امداداللہ صاحب نے جو محبوب کریم ﷺ کی زیارت کے لئے وظیفہ اپنی کلیات امدادیہ صفحہ ۶۱ پر لکھتے ہیں ملاحظہ ہو۔ اس فتوی سے تو حاجی صاحب بھی نہ بچ سکے جو اپنے بزرگوں کو بدعتی کہے اور گنہگار سمجھے اس کا کیا علاج ہے؟

<u>آنحضرت ﷺ کی زیارت کا طریقہ</u>

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی بارگاہ میں جمال مبارک آنحضرت ﷺ کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت ﷺ کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله کی داہنے اور الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی الله کی بائیں اور الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب الله کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے اللھم صلی علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیه۔ اللھم صلی علی محمد کما ھوا اھله۔ اللھم صلی علی محمد کما تحب وترضاه پڑھے۔ سوتے وقت اکیس بار سورۃ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کر کے سر کے نیچے رکھ کر سوئے یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرے۔ اگر چند بار کرے گا تو انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اب ملاحظہ ہو ان کے پیر و مرشد حاجی امداد علی صاحب کا عقیدہ جو انہوں نے کلیات امدادیہ صفحہ ۲۰۵، ۲۰۶ پر لکھا ہے۔ آپ تو رحمت دو جہاں ﷺ سے ہر قسم کی مدد مانگ رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں محبوب کبریاء ﷺ قاسم ہیں خدا سے ملانے کی بھی التجا کر رہے ہیں۔

پھنسا ہوں اس طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ
حبیب کبریاء ہو تم امام انبیاء ہو تم
ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یارسول اللہ
مشرف کر کے دیدار مبارک سے مجھے اک دم
میرے غم دین و دنیا کے بہاؤ یارسول اللہ
خدا کے واسطے رحمت کے پانی سے مرے آ کر
شب ہجراں کی آتش کو بجھاؤ یارسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے جیسا کہ مولوی اسمٰعیل نے صراط مستقیم کے صفحہ ۱۰۴ پر لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت کے واسطے دور دور سے سفر کر کے آنا بدعت ہے اگرچہ تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ یہ سفر ان کو شرک کے ظلمات اور اللہ تعالیٰ کی غضب کی وادی میں پہنچاتے ہیں اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

''دور دور کے ملکوں سے سفر کی بڑی بڑی مصیبتیں اٹھا کر رات دن کی دکھ اور تکلیفیں جھیل کر اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت کے واسطے آنا انہی بدعات میں سے ہے۔ ان سفروں میں اگرچہ تکلیفیں اٹھاتے ہیں یہ سفران کو شرک کے ظلمات اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی وادی میں پہنچاتے ہیں''۔

بتایئے رائے ونڈ کے لئے سفر ہر سال کیسے جائز ہوا۔ اس کے لئے کون سی حدیث اور قرآن نص قطعی ہے۔ ایمان تو یہ ہے کہ شہر مدینہ سے محبت کی جائے نہ کہ رائے ونڈ سے۔ اب ملاحظہ ہو اکابر دیوبند تبلیغی جماعت کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کا عقیدہ جو انہوں نے کلیات امدادیہ کے صفحہ ۱۵۸ پر لکھا ہے جس میں اس باطل عقیدہ کا رد بھی ہے اور مزید لکھتے ہیں کہ:

''فیض باطن قبر میں جا کر دنیا سے سوگنا زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ پردہ جسم کا اٹھ جانے سے وہ سراسر نور ہو جاتا ہے اور ایسا نور جس کا سایہ بھی نہ ہو''۔

الغرض جو راہ حق مطلوب ہے
جا قدم لے دوڑ میرے پیر کے
اگرچہ یاں سے کر گئے ہیں انتقال
فیض باطن ہے ولے ان کا بحال
بلکہ سوچند اس سے ہے نور وضیا
یونکہ پردہ جسم کا بھی اٹھ گیا
اب تو بیشک وہ سراسر نور ہے
نور ہے سایہ سے بالکل دور ہے

تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا تصور یا خیال تعظیم کے ساتھ لانے سے بیل گاڑی کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ اب حاجی صاحب کا عقیدہ تصور محبوب کریم ﷺ کے ہر اعضاء کا ملاحظہ ہو۔ وہ ہر ایک اعضا کے تصور میں گم ہو کر قربان ہو رہے ہیں کیوں نہ ہوں۔ یہی تو عشق و محبت والوں کی جان ایمان ہے۔ مندرجہ بالا وظیفہ میں بھی حاجی صاحب نے رحمت دو جہاں ﷺ کے چہرہ اقدس کے تصور کا حکم دیا ہے۔ جان کائنات ﷺ کے ہر ایک اعضاء کا تصور ملاحظہ ہو۔ محبوب کریم ﷺ کا سوال بھی کر رہے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ میرے حال سے بھی خبردار ہیں۔ جو انہوں نے کلیات امدادیہ صفحہ ۱۹۸ پر لکھا ہے۔

اگر تقصیر مجھ سے کچھ ہوئی ہو
خدا کے واسطے تم بخش دیجو
نظر مت رکھ مری تقصیر پر تو
کرم پر اپنے پیارے کر نظر تو

خدا کے واسطے اب مت ستم کر
خدا کے واسطے اب تو کرم کر
تصور تیری پیشانی کا گر ہو
تو ہو دیوار غم اور میرا سر ہو
جو آئے تیرے گوش و چشم کا دھیان
کروں میں ہر گوہر اشک اس پر قربان
دنداں کو تیرے یاد کر کے
بہاؤں اشک سے ٹکڑے جگر کے
ذرا بہرے خدا پردہ اٹھا دے
وہ مکھڑا چاند سا مجھ کو دکھا دے
مشرف وصل سے ہوں یا نہ ہوں میں
کروں دن رات تیری جستجو میں
وہ تیرے حال دل سے بے خبردار
نہ کر اب شور و شر زنہار زنہار
مالک ہے کرے جو کچھ کہ چاہے
خلاف اس کے نہ دم تو مار گاہے

تبلیغی جماعت کا عقیدہ ہے یارسول اللہ کہنا یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت والا جاننا ابوجہل کے برابر شرک ہے۔ اب حاجی صاحب جو ان کے پیر و مرشد ہیں کے عقائد ملاحظہ ہوں۔ جو انہوں نے کلیات امدادیہ صفحہ ۲۰۵ پر لکھتے ہیں۔ آپ محبوب کبریاء ﷺ کو شفیع وسیلہ مددگار اور یارسول اللہ کہہ کر پکار رہے ہیں۔

ذات آپ کی تو رحمت و الفت ہے سربسر
میں گرچہ ہوں تمام خطا وار یارسول اللہ
کریئے نہ میرے فعل بروں پر نگاہ تم
کیجیو نظر کرم کی بس اک یارسول
اللہ
جس دن تم عاصیوں کے شفیع ہو کے پیش حق
اس دن نہ بھولنا مجھے زنہار یارسول اللہ
لیجیو خدا کے واسطے اس دن مری
خبر

عصیاں کا میرے جب کھلے اخبار یارسول اللہ
تم نے بھی گر نہ لی خبر اس حال زار کی
اب جائے کہاں بتاؤ یہ ناچار یا رسول اللہ
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول اللہ
و آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اور اس سے بھی زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول اللہ

حاجی صاحب حاکم دو جہاں ﷺ کی محبت کو ہی عین ایمان اور فلاح دارین بتاتے ہیں جہاں محبت ہوتی ہے وہاں تنقیص وتوہین نہیں ہوتی۔اس لئے گستاخان رسول کو اپنے عقیدہ کی اصلاح کرنی چاہئے۔کلیات امدادیہ صفحہ ۱۰۸ پر رقم طراز ہیں۔

محبت محمد کی رکھ جان میں محمد محمد کہہ ہر آن میں
محمد کی الفت سے اور چاہ سے ملے گا تو امداد اللہ سے

پیر کی مدد اللہ تعالیٰ کی مدد

پیر کی مدد کا اظہار کر رہے اور بتا رہے ہیں کہ رہبر کامل کی مدد کے بغیر تیری نماز روزہ تجھے اللہ قادر وکریم تک پہنچانے میں ناکام ہی رہے گا۔کلیات امدادیہ صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱۔

اولیاء ہیں راہبر اس راہ کے ان کے دامن کو پکڑ اور راہ لے
عمر بھر گرچہ کرے روزہ نماز بے مدد مرشد کے کب ہو سر باز
سر باطن کب تیرے دل پر کھلے تو عبادت اگرچہ کیسی ہی کرے
گرچہ کی تو نے عبادت سالہا لیک بے مرشد تو ویسا ہی رہا

روضۂ انور کی زیارت

تبلیغیوں کے نزدیک سفر تین مسجدوں کے لئے جائز ہے۔جس میں مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ ہیں۔مگر محبوب کریم ﷺ کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے۔مگر حاجی صاحب اپنی کتاب کلیات امدادیہ صفحہ ۱۵۸ پر اپنے پیر ومرشد کے مزار مبارک پر آنے کی دعوت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ زیارت کرنے والے کو دیدار رب العالمین ہوگا۔اللہ کے دیدار کا وسیلہ جانتے ہیں۔غور طلب بات یہ ہے کہ کائنات کے رسول معظم رحمتہ للعالمین ﷺ کے روضۂ انور کی زیارت کا مقام کیا ہوگا اور ایسی زیارت جس سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیونکر ناجائز ہوگا۔بتایئے رائے ونڈ کے لئے سفر کرنا جائز ہے؟ وہ کونسی حدیث ہے جس سے رائے ونڈ میں جمع ہونا اور بستر ے اٹھائے پھرنا بدعت نہیں۔

میلاد شریف منانا

میلاد شریف کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں۔ تبلیغیوں کا عقیدہ ہے کہ بار بار میلاد شریف کرنا کنہیا کے جنم کی مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ فرضی خرافات بری حرکت' قابل ملامت اور فسق وحرام ہے۔ اب ان کے رہبر مولانا حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ ملاحظہ ہو جو انہوں نے کلیات امدادیہ صفحہ ۷۹ ' ۸۰ پر لکھا ہے۔ حاجی صاحب تو محفل میلاد منائیں اور اس میں حصول برکت کے لئے شامل ہوں مگر یہ فرقہ اس کو حرام سمجھیں یہ کس قدر زیادتی ہے وہ اس لئے کہ یہ لوگ حاجی صاحب کے عقیدہ سے بالکل مختلف ہو گئے اور نیا فرقہ بن گیا۔

''مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں''۔ رہا اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پرنور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد کو کفر وشرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلا ونقلا بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے۔ رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے۔ آپ کے علم وروحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ وکشفیہ سے ثابت ہے۔ اس کے آگے یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جاویں بہرحال ہر طرح یہ امر ممکن ہے۔ مزید تسکین قلب اور عقیدہ کی پختگی کے لئے دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی نے ایک ولی اللہ کی کرامت کتاب جمال الاولیاء صفحہ ۱۸۸ میں لکھی ہے۔ ملاحظہ ہو یہ تو محبوب کریم ﷺ کے ادنیٰ عاشق وخادم تھے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ اللہ کے محبوب کی شان کتنی ارفع و اعلیٰ ہے' آپ تو لاتعداد مقامات پر حاضر ہوسکتے ہیں۔

محمد الخضرمی مجذوب

یہ عجیب وغریب حالات وکرامات ومناقبت والے تھے۔ کبھی کبھی استغراق کی حالت میں زمین و آسمان کے اکابر کی شان پر ایسی گفتگو فرماتے کہ اس کے سننے کی تاب نہ ہوتی۔ آپ ابدال میں سے تھے۔ آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔

دیوبندیوں کی ہندونوازی

وزیراعظم بھارت مسز اندرا گاندھی کی موت پر اس جماعت کی بھی تعزیت ملاحظہ ہو جس سے صاف واضح ہو جائے گا کہ دیوبندی مولویوں کا کس قدر ہندوؤں سے خاندانی تعلق ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ اندرا کی موت امن کے لئے خطرناک ہے اور اگر اندرا کی موت امن کے لئے خطرناک ہے تو کانگرسی مولوی اور ان کے پیروکار یہ بتائیں کہ اس کے دورحکومت میں پاکستان کے ساتھ کتنی جنگیں ہوئیں اور کتنے مسلم کش فسادات ہوئے اور یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ جب بھی ہندو چاہتے ہیں مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیتے ہیں۔ یہی دیوبندیوں کی ہندونواز پالیسی تھی اور اب بھی ہے۔ جشن دیوبند میں کوئی مسلمان

صدارت کے لائق نہ تھا۔ مگر وزیر اعظم مسز اندا گاندھی اور وہ اس کے لئے کہ اکابر دیو بند کا خاندانی تعلق مہاتما گاندھی اور اس کے خاندان سے ہے جس دینی مدرسہ کی صدارت ایک کافر عورت کرے اس کے دین کی کیا اہمیت ہے۔ قران تو کافر کو نجس کہے اور یہ اس کی صدارت میں جشن دیو بند منائیں۔

اندرا گاندھی کی میت پر ہر ٹیلی ویژن سننے والے نے قران پاک پڑھنے کی آواز سنی۔ قرآن پاک پڑھنے والے بھی یہی تھے۔ تعزیت روزنامہ نوائے وقت یکم نومبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۹ کالم ۴۔ نظام العلماء پاکستان کے مرکزی رہنماؤں مولانا زاہد الرشدی' مولانا محمد شریف وٹو' مولانا بشیر احمد شاہ نے اس واقع پر گرے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ مسز اندرا گاندھی کے خاندان نے برصغیر کی آزادی میں مرکزی کردار ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے دادا پنڈت جواہر لعل نہرو نے تحریک آزادی کے مسلم قائدین حضرت سید احمد بریلوی' شاہ اسمٰعیل شہید کی فکر اور شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی' مفتی کنایت اللہ دہلوی' مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا احمد سعید دہلوی کے ساتھ مل کر غیر ملکی حکمرانوں کو ہندوستان سے نکالنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی نے اپنے اقتدار میں جمیعت علمائے ہند اور دارالعلوم کی قومی خدمات کا ہمیشہ اعتراف کیا اور جشن دیو بند میں اکابر دیو بند سے خاندانی تعلقات کا برملا اظہار کیا۔ اس لئے پاکستان میں ان علمائے حق کے جانشین اندرا کی موت کو امن کے لئے خطرناک تصور کرتے ہیں۔

اگر کوئی مسلمان مرحوم مسلمان کے لئے فاتحہ خوانی کرے تو بدعت وشرک کا فتویٰ مگر کافر عورت کے لئے قرآن خوانی کیسے جائز ہوگئی۔ یہی اس جماعت کی تقیہ بازی اور منافقت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسی منافقت اور ایسے منافقوں سے بچائے آمین۔

اہمیت نماز

اللہ قادر وکریم اور اس کے محبوب ﷺ پر ایمان لانے اور اہل سنت و جماعت کے مطابق اپنے عقائد صحیح کرنے کے بعد نماز جو کہ رکن اعظم ہے۔ دین کا ستون ہے۔ تمام فرائض میں اہم ہے۔ اکثر آیات قرآنیہ اس کی اہمیت پر ناطق اور اکثر احادیث پاک اس کی فضیلت میں وارد ہیں۔ نماز کے پڑھنے والوں کو جنت کی خوشخبری اور نہ پڑھنے والوں پر وعید آئی ہے۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ کریم نے سب احکام اپنے پیارے محبوب ﷺ کو زمین پر بھیجے اور جب نماز فرض کرنا منظور ہوئی تو محبوب کریم ﷺ کو اپنے پاس عرش بریں پر بلا کر نماز فرض کی۔

مومنوں کی نماز ہے معراج یہی تحفہ ملا شب معراج
اس میں بندہ خدا سے ملتا ہے ہے یہ فرمان صاحب معراج

نماز کی قدر و قیمت

ایک دن رحمت دو جہاں ﷺ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ ایک صحابی حاضر ہوئے بڑے حیران و پریشان۔ آپ نے پوچھا پریشان کیوں ہو۔ عرض کی اے آقا چالیس اونٹ بمعہ سامان سوداگری

ڈاکو لے گئے ہیں۔ اب میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں رہا۔ اس واسطے حیران و پریشان ہوں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے سمجھا تھا کہ تیری امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی ہے۔ اس واسطے تو حیران اور گھبرایا ہوا ہے۔ اس پر اس صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ تکبیر اولیٰ فوت ہونے کا اتنا صدمہ ہو سکتا ہے جتنا مجھ کو ہے۔ محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا ایک شخص ساری دنیا کا بادشاہ ہو اس کی ساری بادشاہت جاتی رہے اس کو اتنا صدمہ نہیں ہوسکتا جتنا مومن کو اس کی تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا ہوتا ہے (مشکوٰۃ شریف وملفوظات امیر ملت سرکار علی پور نور اللہ مرقدہ)۔

قابل فکر

بعض دین سے ناواقف مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ ہر شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا اس میں کوئی برائی نہیں۔ یہ سخت جہالت اور دین سے لاپرواہی وغفلت ہے۔ صحیح العقیدہ لوگوں پر واجب ہے کہ توبہ کریں۔ کیونکہ بدعقیدہ و بدمذہب یعنی وہ علمائے سوء جن کا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ گستاخ ہیں جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے۔

اگر کوئی شخص ہمارے ماں باپ کو گالی دے تو ہم اس سے بول چال بند کر دیں ساری زندگی الگ تھلک رہیں اور جو نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ اور اولیاء کرام کے گستاخ ہوں ان کے ساتھ بغل گیر ہوں۔ ان کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ خدارا بتایئے کہ یہ کیسا ایمان ہے گستاخوں کا اسلام سے دور کا واسطہ نہیں ان سے دوری ہی مناسب ہے۔ فرمایا۔ ایاھم وایاکم لایضلونکم ولا یفتنونکم اپنے نیکوں کو امام کرو کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان (مسلم شریف)۔

نبی کریم ﷺ رؤف الرحیم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے جن میں ایک فرقہ نجات یافتہ (حق پر) ہوگا باقی سب جہنمی (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲)۔

مسلمانوں کے لئے غور کا مقام ہے کہ حق فرقے کی نماز کسی جہنمی فرقے کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ متذکرہ حدیث پاک پر غور کریں اور اپنے من گھڑت خیال سے توبہ کریں۔ سب فرقوں کو حق پر نہ سمجھیں۔ حق پر فرقہ وہی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شروع ہوا یعنی عقیدہ وہی ہونا چاہئے جو صحابہ کا تھا، تابعین کا تھا، خلفائے راشدین اور اولیاء کرام کا تھا اور یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔

☆ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم کا امام تھا۔ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا اور حاکم کائنات ﷺ دیکھ رہے تھے تو آپ نے فارغ ہو کر اس قوم سے کہا کہ یہ شخص آئندہ نماز نہ پڑھائے۔ پس اس کے بعد جب لوگوں کو اس نے نماز پڑھانا چاہی تو لوگوں نے اس کو روک دیا اور حاکم کائنات ﷺ کے ارشاد کی اس کو خبر دی تو اس صحابی نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ ﷺ نے میرے پیچھے لوگوں کو نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ تو نے قبلہ کی طرف تھوک

کر اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے (ابوداوٗد' مشکوٰۃ شریف)۔

اس حدیث پاک میں چند باتیں نہایت ہی قابل غور ہیں۔ یہ کہ وہ صحابی رسول تھے' اور ظاہر ہے انہوں نے قصداً یا عمداً بیت اللہ شریف کی بے ادبی یا رحمت کائنات ﷺ کی نافرمانی نہیں کی تھی۔ یہ فعل ان سے سہواً ہوا یا ان کو معلوم نہیں تھا کہ بیت اللہ شریف کی طرف تھوکنا نہیں چاہئے' جب صحابی رسول کے درجہ کو کوئی غوث' قطب' ابدال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ ان سے کعبہ اللہ کی سہواً بے ادبی ہوئی وہ بھی معمولی جس کی وجہ سے وہ امامت کے لائق نہ رہے۔ تو جو کعبہ کے کعبہ حضور پرنور ﷺ کی بے ادبی اور توہین کرے وہ امامت کے لائق کیسے ہوسکتے ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی عالم فاضل کیوں نہ ہوں۔

معلوم ہوا کہ جب کعبہ شریف کی بے ادبی کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا حکم خود محبوب کبریاء ﷺ نے دیا کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ تو اب فیصلہ کرو کہ جو مولوی محبوب کبریاء ﷺ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرے بلکہ کتابوں میں لکھ دے تو پھر اس کے پیچھے نماز کیسے ہو جاتی ہے؟

اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے دو مقبول ہستیوں کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

☆ تحقیق امت نے اجماع کیا اس پر کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر اعتماد کیا جائے پس تابعین نے اعتماد کیا صحابہ کرام پر اور تبع تابعین نے تابعین پر۔ اسی طرح ہر طبقہ مین علماء نے اپنے پہلوں پر اعتماد کیا (عقد الجید صفحہ ۳۹ مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)۔

☆ مقلد کو یہ جائز نہیں کہ اپنے امام کے خلاف قرآن عظیم وحدیث شریف سے احکام شرعیہ خود نکال کر ان پر عمل کرنے لگے۔ مقلدوں کے لئے یہی ضروری ہے کہ جس امام کی تقلید کرے اسی کے مذہب کا مفتی بہ قول معلوم کر کے اس پر عمل کریں (مکتوب نمبر ۲۸۶ جلد اول' صفحہ ۴۷۵ مجدد الف ثانی)۔

☆ ایک شخص اسی گمان میں رہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے لیکن نہیں جانتا کہ اس قسم کے برے اعمال (خدا اور رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی اس کے اسلام و ایمان کو بالکل فنا کر دیتے ہیں۔ (مکتوب نمبر ۱۶۳ جلد اول صفحہ ۱۶۶ مجدد الف ثانی)۔

ان سنہری اصولوں کو اپنانے والے کبھی گمراہ نہیں ہوں گے اور نہ من مانی کریں گے۔ ان اصولوں سے من مانی کا خاتمہ ہوتا ہے اور جس جماعت میں یہ اصول ہیں وہی صراط مستقیم پر ہے کیونکہ صراط مستقیم انعمت علیھم کا راستہ ہے۔ اسی لئے کسی فرد واحد جس نے انعمت علیہم کا راستہ چھوڑ کر خود اپنی مرضی کا راستہ قائم کر لیا جیسا کہ تبلیغی جماعت وہابیہ کا راستہ یہ گمراہی ہے اور اجماع امت کے خلاف ہے ایسے لوگوں کا انجام اللہ تبارک وتعالیٰ نے پارہ ۵ رکوع ۱۴ میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ ویبتغ غیر سبیل المومنین نوله ماتول ونصله جهنم وسآء ت مصيرا جو شخص مومنین (اولیاء کرام) کا راستہ چھوڑ کر الگ راستہ اختیار کرے گا ہم اسے اس راستے پر چلنے دیں گے مگر اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے اور وہ وہاں مستقل رہیں گے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ واذا لقو الذین امنو قالوا امنا

واذاخلو الی شیطینهم قالوا انما معکم انما نحن مستهزئون اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان دار ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم یونہی ہنسی کرتے ہیں' اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے۔

ابن جریر فرماتے ہیں ہر بہکانے اور سرکشی کرنے والے کو شیطان کہتے ہیں' جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ قرآن میں بھی شیاطین الانس والجن آیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہم جنوں اور انسانوں کے شیطانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا انسان کے شیطان بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب یہ منافق مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ یعنی جیسے تم ہو ویسے ہم ہیں۔ ہم تو ان کے ساتھ ہنسی کھیل کرتے ہیں (تفسیر ابن کثیر) کیا یہی وطیرہ تبلیغی جماعت دیوبندیوں کا نہیں؟ جب اہل سنت و جماعت سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں سنی ہیں اور جب آپس میں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں ہم وہابی ہیں۔

اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ متذکرہ آیات مبارکہ پر غور کرے تا کہ حق و باطل کی تمیز ہو جائے اور اپنے ایمان کو بچا سکے۔ مسلمانوں کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کسی ایسے فرقے یا جماعت کے ساتھ تو نہیں جو انعمت علیھم انبیاء' صدیق' شہید اور صالحین (اولیاء کرام) کے راستہ پر نہیں ہے۔ صرف اہل سنت و جماعت ہی حق پر ہیں کیونکہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دین کو اپنایا۔ اسی جماعت میں اولیاء کرام جیسے داتا گنج بخش' میاں میر صاحب' سید میراں حسین صاحب زنجانی' حضرت معین الدین چشتی اجمیری مجدد الف ثانی سرہند شریف' پیر مانکی شریف صوبہ سرحد' خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی' خواجہ محمد قاسم موہڑہ شریف' سید رسول شاہ خاکی مخدوم پور شریف ضلع چکوال' خواجہ نور محمد نقشبندی کوٹ لکھپت' خواجہ پیر سیال لجپال اور دیگر ہزاروں اولیاء اللہ جنہوں نے دین مصطفےٰ ﷺ کی تبلیغ اس خطہ پاک و ہند' افغانستان' بلخ بخارا' سمرقند' تاشقند میں کی اور آج ہم مسلمان نظر آ رہے ہیں۔ یہ سب انعمت علیھم کے راستہ پر تھے اور اہل سنت و جماعت تھے۔ جن کو عشق مصطفےٰ ﷺ نصیب ہوا اور مدنیۃ المنورہ کے ذرہ ذرہ سے وہاں کے کھیلتے ہوئے بچوں سے محبت کرنے والے ہوں' وہی اہل ایمان ہیں اور یہی اہل سنت و جماعت ہیں۔

خلاصہ کلام

رائے ونڈ جوکہ ایک ہندو کا گاؤں ہے' سے محبت کرنے والے ہوں اور سارا سال بلکہ مدینۃ المنورہ میں علیحدہ مرکز میں بیٹھ کر رائے ونڈ کی تبلیغ کرتے ہیں وہ وہابی تبلیغی دیوبندی ہو سکتے ہیں۔ کسی دوسرے فرقہ میں کوئی ولی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ کوئی گستاخ رسول ﷺ ہے کوئی گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہ' کوئی اہل بیت کا بے ادب اور کوئی اولیاء اللہ کا گستاخ ہے۔ ولی وہ ہو سکتا ہے جو محبوب کریم ﷺ سے محبت عشق کی حد تک رکھتا ہو۔ اس کا ہر فعل نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا خادم ہو۔ اہل بیت کا سچا غلام ہو۔ اولیاء کرام کی معیت نصیب ہو۔ ورنہ وہ ولی کیا

ایمان سے بھی خالی ہوگا۔

چودھویں صدی میں پیدا ہونے والے فرقے دیوبندی، وہابی، مرزائی، تبلیغی وغیرہ جو کہ ایک ہی فرقہ کے نام ہیں۔ انعمت علیہم میں شامل نہیں ہیں۔ یہ دین ان کا اپنا بنایا ہوا ہے۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے۔

بندۂ پروردگارم امت احمد نبی دوست دار چار یارم تابع اولاد علی

مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل خاکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

یاایھا الذین امنواد خلو فی السلم کآفہ اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ یہ آیت پاک بھی ایمان والوں کو مخاطب کر کے پکار رہی ہے کہ جب ایمان لے آئے ہو تو پھر گستاخی نہ کرو اس کے رسول ﷺ اور اہل بیت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اور اولیاء اللہ کی جن کو خود محبوب کریم ﷺ نے نائب رسول ﷺ کے لقب سے پکارا ہے۔ سورۃ حجرات کے مطالعہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ کی گستاخی اگر چہ کتنے بلند مقام کا صحابی بھی ہو اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی آواز سے بھی تمام اعمال نماز روزہ سب اکارت ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایمان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

اے میرے عزیز بزرگ دوست کسی نوکری، رشتہ داری، یا مال و دولت یا کاروباری لالچ میں اپنے ایمان کو ضائع نہ کرو، ورنہ کل قیامت کے دن افسوس سے ہاتھ ملتے ہوں گے، وہاں یہ علماء سوء گمراہ کن مبلغ تمہارا ساتھ نہ دیں گے۔ یہ تمام بمعہ رشتہ داروں کے تم پر اتنا احسان ہی کر سکتے ہیں کہ تمہیں مٹی کے نیچے دفن کر کے واپس گھر جا کر دنیا کی رنگینیوں میں مشغول ہو جائیں۔ تیرا ایمان ہی تجھے کام دے گا۔ اگر تو دنیا میں گستاخوں کے ساتھ رہا اور محبوب کبریاء ﷺ کو وسیلہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا نہ بنایا تو قیامت کے دن تیرا ٹھکانہ دوزخ کے سوا اور کہاں ہوگا، اگر اللہ کے محبوب ﷺ نے اس دن یہ فرما دیا کہ یہ بندہ میرا میرے اہل بیت یا صحابہ اور اولیاء کا گستاخ تھا اس لئے یہ میرا امتی نہیں یا شفیع نہ بنے تو پھر تیرا ٹھکانہ دوزخ کے سوا اور کہاں ہوگا۔

جنت تو نبی کے غلاموں، صحابہ کے خادموں، اہل بیت کے محبوں اور اولیاء کا دامن پکڑنے والوں کے لئے ہے، تیری عبادتیں، حج، نمازیں، روزے جنت میں نہیں لے جائیں گے۔ اگر ایسا ہو سکتا تو شیطان سب سے زیادہ توحید پرست تھا اور عبادات بھی زیادہ تھیں۔ وہ شیطان کیوں بنا یہ سمجھ لے کہ محبوب کبریاء ﷺ کا دامن ہی پکڑ کر جنت مل سکتی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ تو سوچ اور اپنے عقیدہ (تعلق) کو محبوب کریم ﷺ کے ساتھ درست کر لے ورنہ قیامت کو پچھتانا کس کام آئے گا (مزید تفصیل ہماری دیگر کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں)۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیانِ عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہ السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے ،رافضی ہوئے ،نیچری ہوئے ،قادیانی ہوئے ،چکڑالوی ہوئے ،غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ،رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے ،ان سے تابعین روشن ہوئے ،تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ،ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو ،اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۳ از مولانا حسنین رضا)